فون نمبر ۴۹ بسلسلہ ڈاک جنرل رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان اصلی بیت للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین

الفضل ربوہ

یومیہ شنبہ

مدیر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۴ احسان ۱۳۴۵ ہش ۲۴ صفر ۱۳۸۶ھ ۱۴ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے

جب خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں

"جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسا اوقات لوگوں کے دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مر جاتے ہیں تو پھر خوفِ الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے جب تک انسان طول امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کرلے تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد دوم ۲۹۵/۲۹۶)

۳۱۳ اصحاب کبار کی آخری دو یادگاروں میں سے ایک یادگار

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم مورخہ ۱۱ جون ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ ساڑھے گیارہ بجے دن حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر قریباً ۷۸ سال جہلم میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولوی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند تھے۔ آپ کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا بلکہ آپ اپنے والد بزرگوار کی طرح حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کے خصوصی شرف سے بھی مشرف تھے اور غالباً ۳۱۳ اصحاب کبار کی آخری دو یادگاروں میں سے ایک یادگار تھے۔ اب حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ میں اس گروہ مقدس کی آخری یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے آپ کا سایہ دراز سے دراز تر فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ مند ہونے کا توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب رضی اللہ عنہ کا جنازہ آپ کے داماد مکرم ماسٹر کرامت اللہ صاحب، مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم اور وہاں کی مقامی جماعت کے متعدد دیگر احباب مورخہ ۱۲ جون کو صبح ۵ بجے جہلم سے ربوہ لائے۔ اسی روز پونے ۸ بجے صبح کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور پھر جنازہ کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تک تشریف بھی لے گئے اور تدفین مکمل ہونے تک وہیں ٹھہرے رہے۔ قبر تیار ہونے پر حضور ہی نے دعا کرائی۔ (باقی صفحہ ۲)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۱۳ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

● ربوہ — آج مورخہ ۱۳ جون بروز سوموار بوقت ۹ بجے شب خدام الاحمدیہ ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ "انسان کی پیدائش کی غرض اور اس کے حصول کے ذرائع" کے موضوع پر تقریر فرمائینگے احباب بکثرت شامل ہو کر استفادہ فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مرکزیہ)

● مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ مطلع رہیں کہ ان کا سالانہ تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۷، ۱۸ جون بروز جمعہ و ہفتہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا دیگر علماء کے علاوہ مرکز سے محترم قاضی محمد نذیر صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم مولوی دوست محمد صاحب اور محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم تشریف لے جا رہے ہیں۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

● سال رواں میں سے تقریباً سوا پانچ ماہ گزر گئے ہیں۔ ایسی مجالس انصار اللہ جنہوں نے ابھی تک اس سال کے مشخصہ بجٹ نہیں بھجوائے۔ وہ از راہ کرم توجہ فرمادیں اور بجٹ مکمل کر کے جلد تر بھجوادیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

● حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۶۶ء

اخلاقِ فاضلہ

اسلام ایک مکمل دین ہے جو ہر زمانے میں انسان کی راہ نمائی کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو تمام مسلمان جانتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر ہم مسلمانوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ مسلمانوں نے دنیا میں اسلامی اخلاق کی روشنی پھیلانے میں بہت تھوڑا کام کیا ہے۔ حکمرانوں کو چھوڑ کر جو محض اپنی حکمرانی کے دام میں گرفتار رہتے رہے ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ علماء کے دو گروہ چلے آئے ہیں۔ ایک وہ جو ظاہر شریعت کی مین میخ درست کرنے میں لگے رہے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو روح کی صفائی میں اپنی زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اس طرح شریعت اور حقیقت کی بنا پر دو مختلف سکول پیدا ہو گئے۔

ظاہر پرست علماء تو قرآن کریم کی تفسیر، احادیث کی تدوین اور کانٹ چھانٹ اور فقہ میں لگے رہے اور حقیقت پرست علماء صوفیانہ معاملات میں منہمک چلے آئے ہیں۔ اگرچہ یہ دونوں گروہ ضمناً اسلامی اخلاق پر بھی زور دیتے رہے ہیں۔ لیکن یہ امر کس قدر افسوس کا ہے کہ اخلاق کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کی گئی۔ بے شک اسلامی اخلاق عملاً بڑی حد تک اپنا جلوہ ضرور دکھاتے رہے ہیں۔ لیکن وہ جسے اخلاقی مہم کہنا چاہیئے بہت کم کسی صاحب دل نے توجہ خاص سے چلائی ہے۔ حالانکہ مذہب کا خلاصہ یا نچوڑ اخلاق فاضلہ ہی ہو سکتے ہیں۔ اصول طور پر بے شک اخلاق پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور احادیث نبوی میں بھی اخلاقی اصولوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ مگر یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ نہ ظاہری اہل علم حضرات نے اور نہ صوفی خیال کے درویشوں نے خالص اسلامی اخلاق کی طرف کما حقہ توجہ دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہمارے ہاں علمی بحثیں اور احادیث کی تدوین اور فقہ کی باریکیوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ مگر مکارم اخلاق میں بہت کم ترقی ہوئی ہے۔

آپ اسلام کے مختلف سکولوں کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ جو نصاب ان میں پڑھائے جاتے ہیں۔ ان میں مناظرہ وغیرہ کی طرف تو کافی توجہ دی جاتی ہے۔ مگر عملی طور پر اسلامی اخلاق کا نمونہ بننے کی طرف بہت کم رجحان پایا جاتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقصان جو ہوا ہے وہ یہ ہے کہ علماء نے نہ صرف خود کو ناکارہ بحثوں میں الجھائے رکھا ہے بلکہ عوام کو بھی فقہی مسائل اور دیگر اسی قسم کی باتوں میں باہم جنگ و جدل کی ذہنیت ابھار دی ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلامی اخلاق کے اعلیٰ مظاہرہ کرنے والے انسان مسلمانوں میں پیدا ہی نہیں ہوئے بلکہ اس کے الٹ حقیقت یہ ہے کہ ہر عہد میں ایسے بلند اخلاق علمائے حق پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کے سامنے بڑے بڑے بادشاہ بھی باادب ہو کر بیٹھنا اپنی سعادت خیال کرتے تھے اور جن کے رعب کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے سرکش بھی سر جھکا دیتے تھے۔ مگر دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ عوام نے چند شرعی باتوں کو تو اپنے رسوم و رواجات میں داخل کر لیا ہے۔ مگر ان کی ذہنیت ان اخلاق فاضلہ سے مبرا رہی ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ میں پیش کئے ہیں۔

حالانکہ قرآن کریم میں خاص طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں کو معروف کی تلقین کرے اور برائیوں سے بچائے۔ اس کے علاوہ خود قرآن کریم میں معروف اور منکر کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اور احادیث نبوی میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے جس میں ہر معاملہ میں اخلاقی اصول اس طرح پیش کیا گیا ہے۔ کہ ہر کوئی اس پر چاہے تو عمل پیرا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت وہی ہے۔ جو نہایت خلوص کے ساتھ خود ان اخلاق کی حامل ہو۔ جن کا نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور آپ کی تحریروں اور ملفوظات میں جا بجا ایسے اخلاقی جواہرات بکھرے ہوئے ہیں کہ ان میں سے اکثر یسوع مسیح کے پہاڑی وعظ سے بدرجہا بلند اخلاق سکھاتے ہیں مثلاً کشتی نوح کے صفحات کے صفحات ان پند و نصائح پر مشتمل ہیں۔ جو ایک مسلمان کے لئے چراغ راہ نما کا کام دیتے ہیں۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوے سرایت کر جائے۔ تقوے کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

متفرقات

اس مسیحا کے ہوں میں زیر علاج
جس کی حکمت میں درد درماں ہے

کشتی نوح پر سوار ہیں ہم
ہم کو کیا زور پر جو طوفاں ہے

ہے اعتراف مجھ کو اگر یہ قصور ہے
ہاں ہاں غرور ہے مجھے تیرا غرور ہے

عرش عظیم وادی ربوہ سے ہے قریب
یہ وہ زمین ہے کہ زمیں اس سے دور ہے

تم نے نعرے گلے میں تولے ہیں
ہم عمل کی زباں سے بولے ہیں

بند تھے کب سے دیں کے دروازے
پھر مسیح زماں نے کھولے ہیں

تنویر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع ترین مقامِ محمود

سیدنا المصلح الموعودؓ کی نظر میں

Rabwah

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

قرآن مجید کا گہرا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ کلامِ الٰہی میں بعض الفاظ خدا تعالےٰ اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے لئے بظاہر مشترک طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالےٰ کی ایک صفت "المومن" بتائی گئی ہے وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "اول المومنین" کے نام سے یاد کرنے کے علاوہ حقیقی مسلمانوں کو بھی کثرت کے ساتھ "المومن" کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اسی طرح اگر خدا تعالےٰ کو جابجا "الرحیم" کہا گیا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے نیز مسلمانوں کو "رحماء بینھم" قرار دیا گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس اشتراک سے کیا اللہ تعالےٰ کی یا سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان تو نہیں ہوتی؟

اس اہم سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ آیت "الحمد للہ رب العالمین" اور "لہ الاسماء الحسنیٰ" کے مطابق دراصل تمام محامد و فضائل اور محاسن و کمالات کا حقیقی سرچشمہ اور منبع تو اللہ تعالےٰ کا وجود ہے مگر اس کی صفاتِ کاملہ کا مکمل تزین کسی سلسلۂ انبیاء میں تنہا ہمارے آنحضرت سید الاصفیاء والاحیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آئینۂ قلب میں جلوہ گر ہوا اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اللہ تعالےٰ کے مظہرِ اتم ہونے کی وجہ سے اس کی تمام صفات کے حامل بن گئے اور چونکہ آنحضرت کا وجودِ مبارک سب سے بڑھ کر قوتِ قدسیہ اور فیضانِ نبوت رکھتا ہے اس لئے جب حضور کا کوئی امتی اور خادم اپنے دل کو انتہائی مصفےٰ اور مطہر بنا لیتا ہے تو وہ بھی صفاتِ محمدیہ کا ظلی طور پر مہبط و مورد بن جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض اولیائے امت مثلاً حضرت مولوی صاحب غزنویؒ پر اُن قرآنی آیات کا بھی بذریعہ الہام نزول ہوا جو بظاہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہیں۔ چنانچہ ان کی سوانح عمری کے صفحہ ۳۷ پر ان کے الہامات درج ہیں "ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ" اور "الم نشرح لک صدرک" اب یہ مسلّم بات ہے کہ ان آیات میں براہِ راست آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے مگر آنحضور کی نظرِ کرم نے ایک امتی کو بھی ظلی اور طفیلی رنگ میں اس کا مصداق بنا دیا۔ بالکل یہی صورت مقامِ محمود کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس مقامِ ارفع و اعلےٰ کے حقیقی مستحق صرف اور صرف ہمارے آقا و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وجانی) ہیں۔ جن کی حمد و ستائش کا سلسلہ ازل سے ابد تک جاری ہے اور جن کو دربارِ الٰہی سے شفیع کامل کا بلند منصب عطا کیا گیا ہے۔ حضورؐ ہر نوع کی تعریف کے مستحق بھی ہیں اور اس سے بے نیاز بھی۔ مگر ہمارے نزدیک کوئی شخص کسی ادنےٰ سے ادنیٰ مقام تک رسائی نہیں پا سکتا جب تک شناخوانِ محمدؐ اور غلامانِ محمدؐ میں شامل نہ ہو۔ بایں ہمہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ "مقامِ محمود" اپنے محدود اور لغوی معنوں میں آنحضرتؐ کی متابعت کے طفیل امتِ محمدیہ کے افراد پر بھی چسپاں کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا رہا ہے۔

ہمارے اس نظریہ کی ایک فیصلہ کن مثال چوتھی صدی ہجری کے نامور عالم حضرت حافظ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف ابن عبد البر النمری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" سے ملتی ہے۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو دجانہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"کان احد الشجعان
لہ مقامات محمودۃ
فی مغازی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم"
(جلد ۲ صفحہ ۲۸۲
مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۱۹ھ)

(ترجمہ) حضرت ابو دجانہ انصاری بڑے بہادر صحابہ میں سے تھے اور غزوات النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اُن کو کئی مقاماتِ محمودہ حاصل ہوئے۔

اسلامی لٹریچر کی اس ناقابلِ تردید شہادت کو پڑھنے کے بعد لائل پور کے ایک مذہبی ہفت روزہ کا درج ذیل تبصرہ ملاحظہ ہو جو الفضل میں شائع شدہ ایک مصرع ؎

"میرے محمود نے پایا ہے مقامِ محمود"

پر کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"ایک جانب تو خاتم النبیین سردارِ رسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت چودہ سو سال سے ہر اذان کے بعد حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ دعا کرتی ہے "وابعثہ مقاماً محمودا" اے رب العزت حضور کو مقامِ محمود پہ کھڑا ہونے کا موقع عطا فرمائیو اور دوسری جانب قادیانی چپکے سے یہ کہہ دیں کہ مرزا محمود نے مقامِ محمود پا لیا ہے کیا اس سے سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ رفیع پر کوئی زد تو نہیں پڑتی!"

مندرجہ بالا شذرہ صرف اسی مفروضہ پر قائم ہے کہ معاذ اللہ نظم کہنے والے نے اپنے مصرعہ میں اصطلاحی لحاظ سے "مقامِ محمود" مراد لیا ہے۔ حالانکہ یہ مفہوم لینا سراسر تحکم اور کمال درجہ کی بے ذوقی کی علامت اور سیدنا المصلح الموعودؓ کی اُس روح پرور تفسیر سے ناواقفی کا ثبوت ہے جو حضور رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین "مقامِ محمود" کی نسبت اپنے قلم سے تحریر فرمائی ہے۔

حضورؓ تفسیر کبیر جلد سوم میں آیت "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا" پر لطیف روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مقاماً محمودا" ایک بہت بڑی پیشن گوئی کی گئی ہے دنیا میں کسی شخص کو بھی اتنی گالیاں نہیں دی گئیں جتنی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔۔۔ مقامِ محمود عطا فرما کر اللہ تعالےٰ نے ان گالیوں کا آپ کو صلہ دیا ہے۔ فرماتا ہے "جس طرح دشمن گالیاں دیتا ہے ہم مومنوں سے تیرے حق میں درود پڑھوائیں گے۔ اسی طرح عرش سے خود بھی تیری تعریف کریں گے۔ اسکے مقابل یہ دشمن کی گالیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔"

مقامِ محمود سے مراد مقامِ شفاعت بھی ہے کیونکہ جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے سب اقوام کے لوگ سب نبیوں کے پاس سے مایوس ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شفاعت کی غرض سے آئیں گے۔ اور آپ شفاعت کریں گے۔ اس طرح گویا ان سب اقوام کے منہ سے آپ کیلئے اظہارِ عقیدت کروا دیا جائے گا جو اس دنیا میں آپ کو گالیاں دیتی تھیں اور یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مقامِ محمود ہے۔

مقامِ محمود سے مراد میرے نزدیک خروجِ مہدی بھی ہے کیونکہ اس کے ظہور کا وقت وہی بیان ہوا ہے جب مسلمانوں کے اسلام سے روگرداں ہو جانے کی اور کافروں کے کفر میں ترقی کر جانے کی خبر دی گئی ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ کے اس پہلوان کا ظہور جو ان گالیوں کی رَو کو تعریف سے بدل دے مقامِ محمود کا ہی کرشمہ ہے۔ میں نے اسی خدمت میں حصہ لینے کے لئے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے ان تاثرات کو بیان کرتے ہیں جو آپ کے حالات

پڑھنے سے ان کے دلوں پر پڑتے ہیں۔ اقم الصلوٰۃ الآیۃ نماز پنجگانہ اور تہجد کے ذکر کے بعد جو مقامِ محمود کا ذکر کیا ہے۔ اسی میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس شخص کے دشمن زیادہ ہوں اور بدگو لوگوں کی تعداد بڑھ جائے اس کا علاج یہ نہیں کہ وہ ان سے الجھتا رہے بلکہ ایسے وقت میں انابت الی اللہ اور بارگاہِ الٰہی میں فریاد کرنا ہی ان فتنوں کو دُور کرتا ہے بلکہ اگر انابت بہت بڑھ جائے تو مذمت تعریف سے اور گالیاں دعاؤں سے بدل جاتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ہوا کہ جو لوگ آپ کو گالیاں دیتے تھے ایک دن عاشق صادق ہو گئے۔ عمرو بن عاص، خالد عکرمہ مردوں میں سے اور ہندہ عورتوں میں سے اس کی زبردست مثالیں ہیں۔ یہ لوگ آپ کی دعاؤں سے ہی کھنچ کر آ گئے بلکہ جس قدر عداوت ان کے دل میں تھی ان کا دُور کرنا انسانی بس کی بات نہ تھی۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں (نعوذ باللہ من ذالک) کوئی نقص تھا تب ہی تو آپ کو اتنی گالیاں دی جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بات نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں کسی عیب کی وجہ سے نہیں بلکہ حضورؐ کی خوبیوں کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔ دنیا کے کسی اور نبی کو تمام انسانوں کے لئے اسوہ حسنہ نہیں بنایا گیا تھا اس لئے کسی نبی کی زندگی کے مکمل سوانح محفوظ نہیں کئے گئے۔ اگر دنیا کے مذہبی پیشواؤں میں سے کسی پیشوا کی زندگی کے حالات تفصیلاً موجود ہیں تو وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ آپؐ کی زندگی کا ہر واقعہ تاریخ میں موجود ہے۔ آپؐ کا کھانا، آپؐ کا پینا، آپؐ کا چلنا پھرنا اور بولنا اور بیٹھنا غرض ہر حرکت و سکون محفوظ کر لیا گیا ہے۔ گویا جس طرح سے کسی شخص کی تلاشی لی جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضورؐ کے اعمال و خیالات کو اکٹھا کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اسکے باوجود آپ کا دشمنوں کے سامنے میدان میں جمے رہنا اور عقل سے کام لینے والوں کی نگاہ میں عزت پا جانا کوئی معمولی معجزہ نہیں۔ اور اگر یہ عزت جو پورے امتحان کے بعد حاصل ہوئی ہے "مقامِ محمود" نہیں کہلا سکتی تو پھر کوئی اور عزت "مقامِ محمود" نہیں کہلا سکتی۔ حق یہ ہے کہ آپؐ کی زندگی کے صرف ایک دن کے واقعات کے برابر بھی دوسرے نبیوں کی عمر بھر کے واقعات محفوظ نہیں۔ پس ایسے محفوظ وجودوں کی زندگی پر کوئی جرح کرے تو کیا کرے۔ پس کسی قوم کا اس پر خوش ہونا کہ اسکے نبی پر اس قدر اعتراض نہیں ہوئے کوئی معقول خوشی نہیں۔

میرے نزدیک آپؐ کے لئے جو مختلف مقاماتِ محمودہ مقرر ہیں ان میں سب سے پہلا مقامِ محمود جو اس آیت کے نزول کے بعد آپؐ کو ملا مدینہ منورہ تھا۔ وہاں کی زندگی سے آپؐ کی حمد و ستائش دنیا میں پھیل گئی۔ چنانچہ دعا مندرجہ آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۸۷۱-۸۷۲)

سطور بالا میں حضرت المصلح الموعودؓ نے جن وجد آفریں الفاظ میں آنحضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے مقامِ محمود کو بیان فرمایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ اور جماعتِ احمدیہ کا ہر فرد ان پر صدقِ دل سے ایمان و یقین رکھتا ہے واللہ علیٰ ما نقول شہید۔

ممکن ہے کہ غیر از جماعت اصحاب سیدنا المصلح الموعودؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کے مطابق ظہورِ مہدی کو "مقامِ محمود" کی تجلی سے تعبیر کرنے سے اختلاف فرمائیں مگر حضور کے اس نظریہ کو محض ذاتی رائے کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ حضرت محی الدین ابن عربیؒ جیسے سرتاج الصوفیاء نے بھی اپنی تفسیر میں صدیوں قبل لکھا ہے کہ

"عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً ای فی مقام یحب علی الکل حمدہ وھو مقام ختم الولایۃ بظہور المھدی" یعنی آیت عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً مقامِ ختم الولایۃ کا نام ہے جو مہدی علیہ السلام کے ظہور سے وابستہ ہے اور اس مقام میں ہر فرد بشر کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف واجب و لازم ہو گی۔

اور حق یہ ہے کہ "تحریک احمدیت" اسی مقامِ محمود کی ضیا پاشیوں کے لئے مطلعِ عالم پر نمودار ہوئی ہے اور اسی کی تمام تر

ہ تبلیغی مساعی کا نقطۂ مرکزی فقط یہ ہے کہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر روحانی سلطنت قائم ہو اور کفر و تثلیث کے جھنڈے ہمیشہ کے لئے سرنگوں ہو جائیں جیسا کہ سیدنا المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں ؎

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پر ہو میرا مصطفےٰ ہو

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلِ محمدٍ وبارک وسلم انک حمید مجید۔

پاکستان فضائیہ کا مشتاق ہوا باز — محمد سلیمان مبشر شہید

(مکرم محمد یوسف صاحب بیڈن روڈ۔ لاہور)

فلائٹ لیفٹیننٹ عزیزم محمد سلیمان صاحب مبشر پاکستان ایئر فورس۔ ماری پور کراچی میں مورخہ ۲/۶/۶۶ بروز جمعرات ایک فضائی حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم مرحوم پاکستان فضائیہ میں سینئر انسٹرکٹر (Senior Instructor) تھے یہ حادثہ صبح نو بجے کے قریب پرواز کے دوران ہوائی جہاز میں خرابی واقع ہو جانے کی وجہ سے پیش آیا۔

مورخہ ۳/۶/۶۶ بروز جمعہ میت پاکستان فضائیہ کے خاص طیارہ کے ذریعہ پورے فوجی اعزاز کے ساتھ کراچی سے لاہور لائی گئی جہاں بعد از نماز جمعہ جناب مولانا ابو العطاء صاحب کی اقتداء میں مسجد دارالذکر میں ایک کثیر تعداد میں احباب جماعت نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعدہٗ میت بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ لے جائی گئی جہاں بعد از نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جسکے بعد شہید مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ تدفین کے وقت کثیر تعداد میں احباب جماعت ربوہ و لاہور کے علاوہ پاکستان فضائیہ کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے جو کہ عزیز مرحوم کے جنازہ میں شرکت کے لئے سرگودھا اور دیگر مقامات سے تشریف لائے تھے۔

عزیزم محمد سلیمان مبشر شہید قادیان کے ایک قدیم مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف محلہ دارالفضل قادیان حال صدر حلقہ راج گڑھ لاہور کے فرزند ارجمند تھے اور عزیزم چوہدری محمد عثمان صاحب آف محمد ابراہیم اینڈ سنز مال روڈ لاہور کے برادر خورد تھے۔ ان کے دادا حضرت چوہدری گوہر دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے اسی طرح سے عزیزم شہید کے نانا چوہدری امین اللہ صاحب مرحوم آف محلہ دارالرحمت قادیان بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ عزیزم مرحوم نہایت نیک، صالح، پابند نماز، تہجد گزار اور جماعت کیساتھ انتہائی درجہ محبت اور اخلاص رکھنے والے نوجوان تھے۔ نہایت ہشاش بشاش طبع اور بلند صفات کے مالک تھے اپنے والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری میں اپنی مثال آپ تھے خصوصاً اپنی والدہ محترمہ کی خدمت اور اطاعت کا جذبہ اس قدر والہانہ انداز میں موجود تھا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت تلاش کرنے کا نمونہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا تھا۔ منکسر مزاج سادگی پسند مگر صفائی پسند نوجوان تھے۔ باوجود سینئر افسر ہونے کے غرباء کو مل کر اور ان کی امداد کر کے بشاشت محسوس کرتے۔ اوائل عمر میں ہی وصیت کر کے موصیوں کی صف میں شامل ہو گئے اور اپنے حصہ آمد کے چندہ اور دیگر واجبات کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے رہے۔ سلسلہ احمدیہ کی چھوٹی سے چھوٹی خدمت بھی اپنی خوش قسمتی سمجھ کر کرتے اور ہر خدمت کا موقع ملنے پر بڑھ چڑھ کر اپنے والہانہ اخلاص اور محبت کا اظہار کرتے۔ شہادت سے صرف پانچ ماہ قبل عزیزم مرحوم کی شادی لیڈی ڈاکٹر عزیزہ محمودہ بیگم صاحبہ دختر محترم بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف محلہ دارالعلوم قادیان سے سرانجام پائی تھی۔

عزیزم مرحوم ابھی زندگی کی اٹھائیسویں بہار بھی پوری نہ کر پائے تھے کہ مشیت ایزدی کے ماتحت اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مبشر مرحوم کے رفقاء کار جن میں پاکستان فضائیہ کے افسران اور جوان شامل ہیں وہ اس کی خوش خلقی اور بلند پایہ کردار کے دلی مداح ہیں اور اس عظیم اور مشتاق ہوا باز کی دائمی جدائی پر چشم پُرنم ہیں ان کا کہنا ہے کہ مبشر شہید کی وفات سے ایک بہت بڑا خلاء واقع ہو گیا ہے کیونکہ مبشر جیسا اعلیٰ کارکردگی کا افسر بہت کم ملتا ہے۔

عزیزم مرحوم نے گزشتہ جنگ کے موقع پر ملک و قوم کی خدمت کرتے ہوئے نہایت جرأت اور بہادری سے کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور ہر موقع پر غازی بن کر لوٹے۔

احباب جماعت عزیزم مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرما دے اور جملہ لواحقین خصوصاً عزیز مرحوم کے غم زدہ اور عمر رسیدہ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

محمد یوسف

۱۰۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ۔ لاہور

حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

[redacted]

۱۹۳۹ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت مبارکہ پر پچیس سال پورے ہو رہے تھے اس امر پر جذبات تشکر و امتنان کا اظہار کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے خلافت جوبلی کی تقریب منعقد کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ تشکر کے طور پر جماعت احمدیہ نے ۳ لاکھ روپیہ کی رقم اپنے امام کے قدموں میں لا ڈالی تا حضور جس طرح چاہیں اسے دینی مہمات میں صرف کریں۔ خاکسار کو یاد ہے کہ اس موقعہ پر جب کہ تین لاکھ روپیہ کی رقم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کی گئی تو اس وقت حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی جگہ یعنی جلسہ سالانہ کی سٹیج پر ہی ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ حضرت میر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر بار بار پڑھا ؎

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا موقعہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت پسر موعود کو عمر کا معتدبہ حصہ بھی عطا کیا۔ جب کہ آپ کی کامیاب و کامران خلافت پر پچیس سال پورے ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت بھی عطا فرما دی یعنی دینی مہمات میں خرچ کرنے کے لئے ایک بڑی رقم آپ کی خدمت میں پیش کی گئی اس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

بیک وقت پوری ہو گئی ہے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبولیت بھی ثابت ہوئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی اس طرح سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت پر اعتراضات کی ظلمتیں دور کرنے کی تمام کوششیں بھی ناکام ہو گئیں۔ یعنی اس دعا کا دوسرا حصہ بھی پورا ہو گیا کہ ؎

کر دور ہر اندھیرا

اب جب کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریباً باون سال تک سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد اور ایک لمبی عمر پانے کے بعد جو عام طبعی عمر سے بڑھ کر ہے اپنے رب کو پیارے ہوئے اور اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھائے گئے تو ہمیں اس وقت بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا دعا ایک نئے رنگ میں پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

اللہ تعالیٰ نے پسر موعود کو عمر پانے والا لڑکا قرار دیا تھا۔ یہ امر بتمام و کمال پورا ہو چکا اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر کا ایک حصہ کثیر جو کہ کامیابیوں اور فتوحات سے درخشندہ و تابندہ ہے پانے کے بعد اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دفعہ پھر ایک زریں خطیر عطا کرنے کا فیصلہ فرمایا چنانچہ آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی وفات کے معاً بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام فرما دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی یادگار کے طور پر اور اور آپ کی روح مطہر کو دائمی ثواب پہنچانے کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر کم از کم پچیس لاکھ روپے کی رقم سے ایک بنیادی فنڈ قائم کیا جا رہا ہے جس کی آمد سے بعض دینی مہمات جو حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر مرغوب تھیں جاری کی جائیں گی۔ اس فضل عمر فاؤنڈیشن کی تفصیلات احباب تک پہنچ چکی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اس فاؤنڈیشن کے قیام اور ترقی میں پوری پوری شرکت کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دائمی ثواب کا مستحق ہو تا اسکے ذریعہ سے ایسی دینی مہمات سرانجام ہوں جن کے ذریعہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عالم بالا میں خوشی اور مسرت کی خبریں پہنچیں اور حضور کے اپنے اعلیٰ ترین دینی کارہائے نمایاں کے ساتھ ساتھ یہ صدقہ جاریہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کی بلندی درجات کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین

جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے پیارے امام ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ ایک حقیر سا تحفہ ہو گا جس کے ذریعہ ایک طرف ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر پیش کریں گے اور اس میں قریباً باون سال تک خلافت ثانیہ کی عظیم الشان برکات سے نوازا تو دوسری طرف ہمارے دلوں میں جو اپنے پیارے امام کے لئے عشق و محبت کے جذبات تھے ادا ہیں۔ ان کا اظہار بھی ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اس فاؤنڈیشن کے ذریعہ سے ایک دفعہ پھر ایک کثیر حصہ عمر کے بعد المصلح الموعود کو ایک کثیر حصہ ثواب بھی ملے گا جس کے ذریعہ سے حق کا تو ظہور ہو گا اور باطل اپنی تمام نحوستوں اور ظلمتوں کے ساتھ بھاگ جائے گا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی قبولیت اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

ہمیں یقین ہے کہ اس فاؤنڈیشن کی بابرکات سرگرمیوں سے حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے گا اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے گا۔ اور المصلح الموعود جیسے مادر منور پر جو اعتراضات کے اندھیرے وارد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ سب اندھیرے بھی دور ہو جائیں گے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ (آمین ثم آمین)

اس فاؤنڈیشن کا تعلق مخصوص طور پر سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کیونکہ یہ رقم آپ کی ہی یادگار اور آپ کی ہی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے فراہم کی جا رہی ہے۔

پس اے فرزندان احمدیت آؤ ہم اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے مادی اجروں کے مستحق ہوں نا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا آب و تاب سے پھر پوری ہو جو آپ نے اپنے پیارے فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند حضرت محمود۔ فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کی تھی کہ ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

وآخر کلمنا حمد و شکر

لرب محسن ذی الامتنان

سگریٹ نوشی ترک کرنے کا نیک نمونہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کویت کے مندرجہ ذیل احباب نے سگریٹ نوشی ترک کر کے ایک نیک نمونہ دکھایا ہے۔

(۱) جناب میر فیض اللہ صاحب عمر ۵۹ برس

(۲) جناب میجر عبدالرحمٰن صاحب عمر تقریباً ۵۵ برس میر فیض اللہ صاحب کا نمونہ دیکھ کر ایک غیر احمدی جو ان کے ساتھ کام کرتے تھے نے بھی سگریٹ نوشی چھوڑ دی ہے۔

احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ آمین

نیز خاکسار جولائی سے بیمار چلا آ رہا ہے گو پہلے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے لیکن ابھی تک اصل مرض دور نہیں ہوئی دعا کی درخواست ہے۔ برادرم محمد یوسف صاحب بی ایس سی دائیں آنکھ کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہیں دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالسمیع از کویت)

درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ کی ایک دیرینہ محکمانہ اپیل اب بالکل اپنے آخری مراحل پر ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالرشید صدر حلقہ چابک سوار ال لاہور)

۲۔ خاکسار کا خورد سالہ بچہ عزیزی جمیل احمد خان اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ (خاکسار اخوند اقبال احمد خان ڈیرہ غازیخان)

۳۔ میرا چھوٹا بھائی شریف احمد سخت بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار شیخ محمد رفیق احمدی تخت ہزارہ)

۴۔ محترمہ نصیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد امین ریٹائرڈ پولیس کنسٹیبل راولپنڈی بیمار ہیں۔ محترمہ نہایت مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور خود بھی مخلص احمدی خاتون ہے۔ بیماری پیچیدہ قسم کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس صوفہ کو کامل عاجل صحت عطا فرمائے

(خاکسار ڈاکٹر غلام حق معلم وقف جدید بیک نمبر ۱۶۶ ضلع بہاولنگر)

۵۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر محمد اسحاق صاحب بقاپوری (جو کہ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں) آجکل کھاریاں میں سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں

(مبارک احمد بقاپوری کراچی)

۶۔ میں آجکل چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان پریشانیوں سے نجات دے۔

(عبدالغفور نسیم کوئٹہ)

۷۔ میرے ابا جان سید سردار حسین شاہ صاحب اپریشن کروا کر بخیریت واپس آ گئے ہیں۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(دختر ہنت سید سردار حسین صاحب)

چندہ خدام الاحمدیہ — اور — دیہاتی مجالس

آجکل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے (سابق سندھ کے علاقہ میں ہو چکی ہے) زمیندار خدام فصل کے موقعہ پر ہی اپنے چندے دے سکتے ہیں کیونکہ اس وقت انہیں آمد ہوتی ہے۔ ہماری دیہاتی مجالس کے قائدین کو چاہیئے کہ وہ اس موقعہ پر کوشش کر کے جملہ خدام سے ان کے چندے معہ بقایا وصول کریں۔ کیونکہ اس وقت اس کی ادائیگی زمیندار بھائیوں پر آسان ہے۔ بعد میں دونوں کے لئے مشکل ہو گی۔

چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع پوری شرح کے ساتھ جلد تر وصول کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۶ء کو رانچی بہار میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ محترمہ صاحبزادی بیگم صاحبہ بنت سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب بی بی اے ولد شیخ محمد رفیق صاحب دہر ولد اس بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر۔

۲۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد رفیق صاحب مدراس کا نکاح ہمراہ عزیزم سید منیر احمد صاحب ابن سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر۔

خطبہ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو تقویٰ کی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی۔ نیز دونوں خاندانوں کی جماعتی خدمات اور باہمی تعلقات ذاتی کا بھی ذکر فرمایا۔ پاکستان کے سید محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ نے سلسلہ کی جائیداد کے مقدمات کی کامل بے نفسی اور محنت و ذہانت سے پیروی کی اور خدا تعالیٰ نے ان مقدمات میں جماعت کو کامیابی عطا فرمائی۔ دوسری طرف ڈاکٹر شاہد احمد صاحب کی والدہ محترمہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بہوپال کی بھتیجی تھیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور ان کے بہترین ثمرات اور بابرکت نتائج ظاہر ہوں۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار شریف احمد امینی
انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ کلکتہ

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے میرے بڑے بیٹے عزیز چوہدری محمد اعظم صاحب یکم فروری کو وفات پا گئے تھے۔ اگر کسی دوست نے ان سے کوئی رقم لینی ہو یا دینی ہو تو معہ ثبوت خاکسار کو پندرہ دن کے اندر ضرور اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار چوہدری محمد رمضان
محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

کراچی کے ایک مخلص تاجر کا نیک عزم

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا:۔

"اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈھاکہ، کراچی اور پنجاب میں بیس تیس تاجر ایسے ہیں جو ایک وقت میں پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار چندہ دے سکتے ہیں"

چنانچہ ہمارے مخلص دوست مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید ایران ٹریڈ سنٹر فاطمہ منزل کھوری گارڈن کراچی نے اپنے آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ممالک بیرون کی ایک مسجد کی تعمیر کے چھٹے حصہ کا بوجھ برداشت کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ اس ضمن میں آپ دس ہزار روپیہ ادا کر چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ۲۷ مئی ۶۶ء کو مزید دو ہزار روپیہ جماعت احمدیہ کراچی میں ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم خورشید صاحب موصوف کو اپنے پاکیزہ عزم میں کامیابی عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

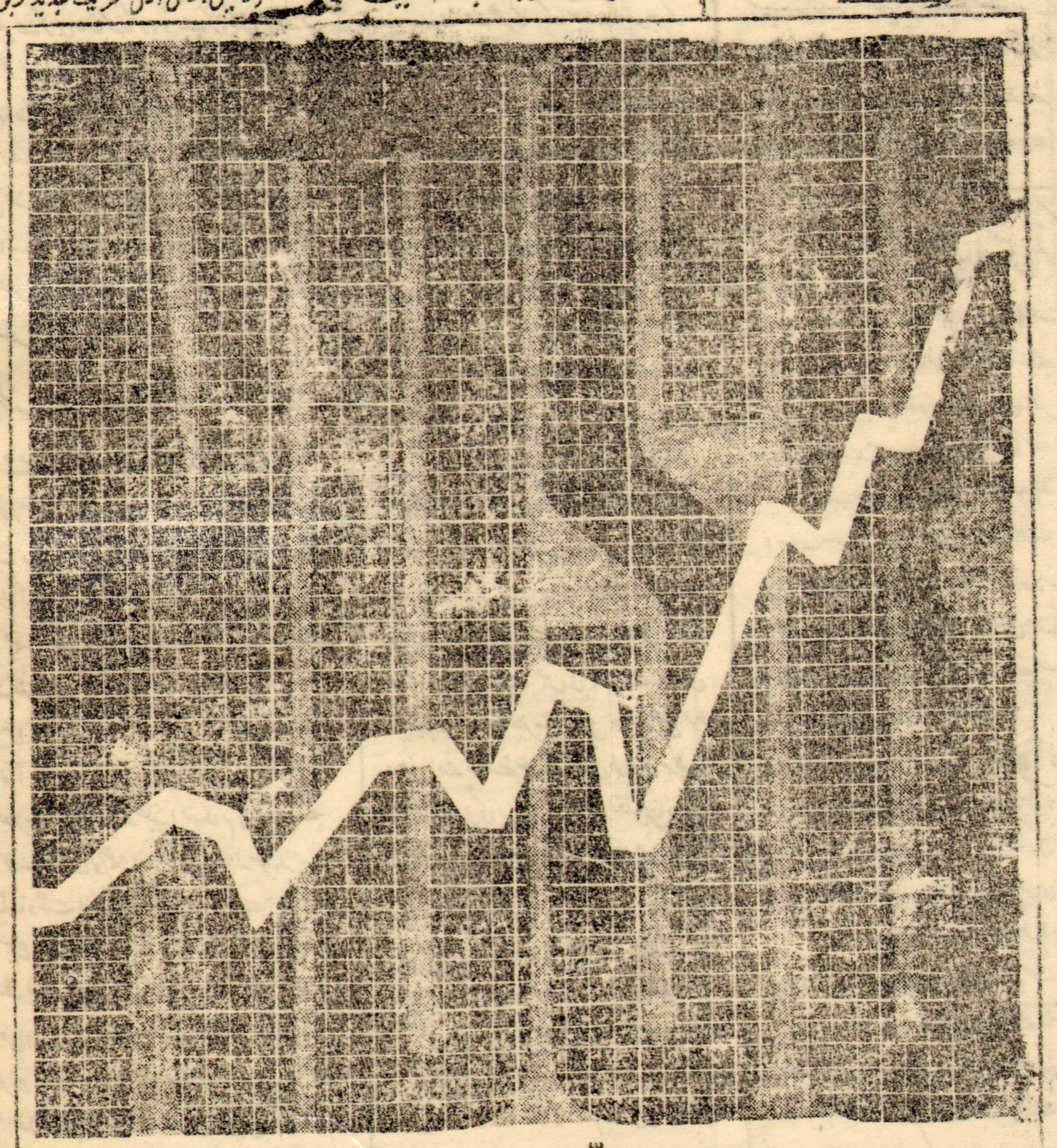

قومی ترقی کا اشاریہ!

یہ اشاریہ قومی ترقی کے ساتھ ساتھ آپ کی بڑھتی ہوئی رقم کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ بشرطیکہ اس رقم کو آپ نے سیونگ سرٹیفکیٹ کی خریداری میں لگایا ہو۔ سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگایا ہوا روپیہ ایک طرف قومی ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کرتا ہے اور دوسری طرف اس سے آپ کو انفرادی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے۔ حکومت سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگائی ہوئی رقم پر جو فیصدی منافع دیتی ہے اس پر انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔

ہر شخص ۵۰۰۰ روپے تک کے سیونگ سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے جو تمام ڈاک خانوں سے دستیاب ہیں

سیونگ سرٹیفکیٹ

محکمہ قومی بچت کے لئے
ہفت روزہ خالد

48

تعمیر مساجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں حصہ لینے والوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ر ہجرت ۱۳۴۵ھش (۳۱ر مئی ۱۹۶۶ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والے بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام بھی جو ان مساجد کے چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ ان فہرستوں کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاکم اللہ احسن الجزا"

اللہ تعالیٰ ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہمارے جملہ بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

برائے توجہ احمدی طلبا و طالبات

مکرم چوہدری آفتاب احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی سے تحریر فرماتے ہیں:-

"عزیزم جاوید احمد صاحب ابن چوہدری نبی احمد صاحب جو کہ اعلیٰ تعلیم لندن میں حاصل کر رہے ہیں۔ امسال امتحان سال دوم میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اس خوشی میں مبلغ ایک صد پچاس روپیہ (۱۵۰/-) بطور شکرانہ چندہ تعمیر مساجد بیرون ممالک دیئے ہیں"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز جاوید احمد صاحب کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق دے کر ہمیشہ انہیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

احمدی طلبا و طالبات کو چاہیئے کہ اپنی کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا حق ادا کرنے کا اسی طرح خیال رکھیں جس طرح عزیزم جاوید احمد نے رکھا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

برائے توجہ انسپکٹران تحریک جدید!

دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب کے ضمن میں انسپکٹران تحریک جدید کو بعض ہدایات بالمشافہ دینی ضروری ہیں اس لئے جملہ انسپکٹران مغربی پاکستان ۲۵ر جون تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

پبلک نوٹس

طے کیا گیا ہے کہ ۹-اے/۱۰- ڈاؤن شاہین ایکسپریس گاڑیوں کے ساتھ فی الوقت کراچی شہر اور وزیر آباد کے درمیان چلنے والی ڈائننگ کار ۱۵ر جون ۱۹۶۶ء سے کراچی شہر اور لائل پور کے درمیان چلے گی،

(چیف کمرشل منیجر)

INFCL 1468

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہوائی

دمہ استھما کیور

Medical Council

ختم ہو گئی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے طبع خوش ہے اور فوائد بہت ہے" ایک سندھی حکیم جناب علی محمد صاحب احمدی حیدرآباد نے لاڑکانہ سندھ سے "استھما کیور" کی دس روپے کی چار طاقتور خوراکیں استعمال کرنے کے بعد یہ بات لکھی ہے۔

دس دس روپے کی ایسی ہی چار چار خوراکیں سر درد۔ آنکھ کے ککروں، کان کی پیپ، نکسیر، جوڑوں اور اعصاب کے درد، بواسیر، ناسور اور لیکوریا (سیلان الرحم) کے لئے بھی تیار کی گئی ہیں۔ بذریعہ منی آرڈر صرف دس روپے بذریعہ وی پی ۱۱½ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

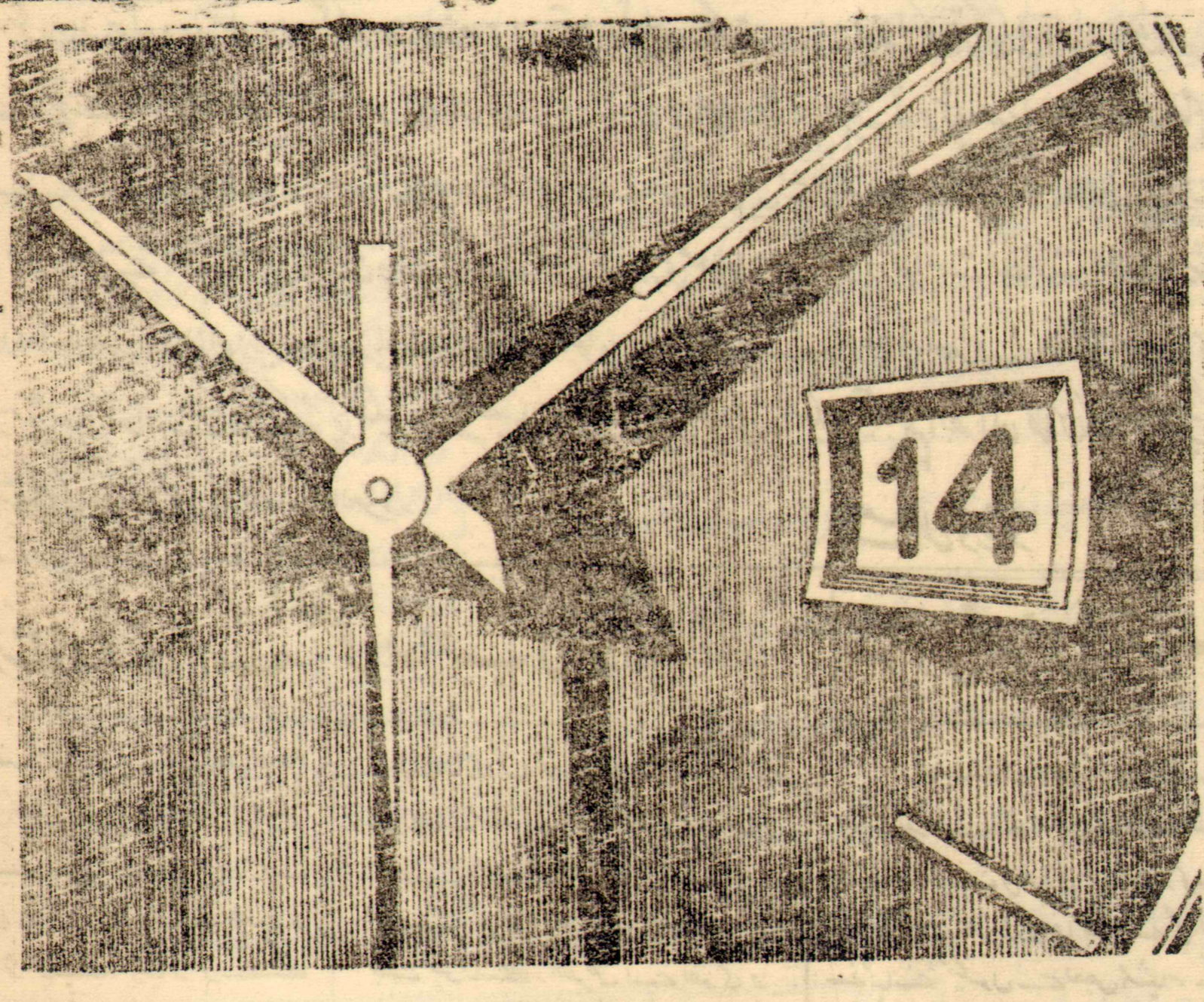

آج دس روپے والے انعامی بونڈ خریدنے کی آخری تاریخ ہے آپ تو بھول ہی گئے تھے۔ اچھا ہوا کیلنڈر نے یاد دلا دیا۔ آج تک ہی خریدے ہوئے انعامی بونڈ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۶ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہو سکیں گے۔

اب بھی وقت ہے

۱۰ روپے والے انعامی بونڈ کے ہر سلسلے پر سال میں چار مرتبہ سو روپے سے بیس ہزار روپے تک کے ۱۳۶ انعام تقسیم کئے جاتے ہیں۔

انعام جیتنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل کرنے کے لئے ہر سلسلے کے انعامی بونڈ خریدیئے اور انہیں اپنے پاس رکھیئے۔

اپنے گھر بار کیلئے
دولت کیلئے
اپنے وطن کیلئے

انعامی بونڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کیلئے

تمام منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے مل سکتے ہیں

نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ جولائی تک جاری رہے گی،

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰ جون ہے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے ۳۱ جولائی ۶۶ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائیگی انشاء اللہ العزیز۔ اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جید علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر۔ حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے،

اس کلاس میں جب کہ موسم گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجویٹ ملازم ہوں یا تاجر کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ۔ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں۔ انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام پتہ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست نظارت اصلاح وارشاد میں بتوسط امراء و صدر صاحبان زیادہ سے زیادہ ۲۰ جون تک بھجوادیں۔ تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام و طعام کے کئے جاسکیں۔ اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جاسکیں۔ تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

ناظر اصلاح وارشاد

حضرت مولوی عبد المغنی صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

حضرت مولوی صاحب مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوج میں ملازمت اختیار کی۔ بالآخر صوبے دار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد سالہا سال تک جماعت احمدیہ جہلم کے امیر کے طور پر خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ اس طرح آخر وقت تک سلسلہ کی گرانقدر خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ بچپن ہی سے بہت پرہیزگار تھے اور تبلیغ میں شغف کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی محبت و عقیدت کا خاص تعلق تھا۔ نظام سلسلہ کی اطاعت کا جذبہ اور عجز و انکسار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مرکزی نمائندگان کے ساتھ بڑی محبت سلوک اور احترام سے پیش آتے تھے۔ آپ کی مجلس میں ایک عجیب روحانی چاشنی محسوس ہوتی تھی۔ بالخصوص ذکر حبیب کے موضوع پر تو آپ کی گفتگو سامعین پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتی۔ وعظ و نصیحت کے انداز اور تلاوت قرآن مجید میں بڑا سوز تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر آپ کے لیکچر علاوہ از جماعت دوستوں میں بھی بہت مقبول تھے۔ الغرض اپنے تقویٰ و طہارت، نیکی و پارسائی، علم دوستی اور تصنیف و بیان کے لحاظ سے بہت بزرگ شخصیت کے مالک تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے اور غلبہ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ضروری خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۳ جون مرکزی وزیر خزانہ جناب محمد شعیب نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ کرنے کی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی انہوں نے کہا نئے ٹیکسوں سے بعض اشیاء کے نرخوں میں معمولی اضافہ کا امکان ہے لیکن بیرونی ممالک سے زیادہ مال درآمد کر کے مہنگائی کے رجحان کو ختم کر دیا جائے گا۔

وزیر خزانہ کل اپنے دفتر میں اخبارات کے ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں کے سامنے نئے مالی سال کے بجٹ کی وضاحت کر رہے تھے انہوں نے کہا نئے ٹیکسوں کو ملک کے تمام لوگوں پر مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا اور ان کا بار کسی مخصوص طبقہ پر نہیں پڑنے دیا جائیگا

کراچی ۱۳ جون ملک کے سب سے بڑے تجارتی شہر کراچی میں نئے بجٹ کے اعلان پر صنعتی اور کاروباری حلقوں نے ملے جلے تاثرات کا اظہار کیا ہے تاہم بجٹ کے مداحوں اور مخالفوں دونوں نے متفقہ طور پر دفاعی اخراجات میں نواسی کروڑ روپے کے اضافہ کی حمایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ وطن کی حفاظت کے لئے کوئی بھی قربانی بہت زیادہ نہیں انہوں نے کہا ہے کہ ملک کی دفاعی قوت میں اضافہ کے لئے قوم کو نئے ٹیکسوں کا بوجھ خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے۔

جکارتہ ۱۲ جون:۔ مسٹر سوکرنو کے چار روزہ دورہ کے اختتام پر کل یہاں ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان انڈونیشیا کو تین کروڑ ڈالر قرض دینے کا ارادہ رکھتا ہے یہ قرض ضروری مال درآمد کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ اعلامیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دونوں ملکوں میں تجارت کو وسعت دینے کی بات چیت اگلے ماہ اسلام آباد میں کی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۳ جون۔ کل نئی دہلی میں سرکاری طور پر بتایا گیا کہ بھارت کے ۱۸۴ ضلعوں میں کوئی چار کروڑ ۶۴ لاکھ انسان غذائی قحط کا شکار ہیں۔ اناج اور زراعت کی صورتحال کے متعلق سرکاری رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ غلہ کی پیداوار میں کمی محض خشک سالی کی وجہ سے نہیں ہوئی پچھلے سال بھارت میں ۸ کروڑ ۸۴ لاکھ میٹرک ٹن اناج پیدا ہوا۔ اس سال پیداوار میں ۴۸ لاکھ میٹرک ٹن کمی ہوگی۔ اور بھارت کو کم از کم ایک کروڑ چالیس لاکھ ٹن اناج حاصل کرنے کے لئے بیرونی ملکوں کی مدد درکار ہوگی

نئی دہلی ۱۳ جون بھارت کے مختلف حصوں میں گرمی کی بے پناہ شدت کے باعث ۱۳۴ افراد ہلاک ہوگئے۔ ان میں اکثریت صنعتی کارخانوں اور دیگر اداروں میں کام کرنے والے محنت کشوں کی ہے گرمی کی سب سے زیادہ شدت صوبہ بہار میں رہی جہاں ضلع دھنباد میں درجہ حرارت ۱۲۰ ڈگری فارن ہیٹ تک پہنچ گیا۔ بہار میں گرمی سے مرنے والوں کی تعداد ۱۰۴ ہوگئی ہے۔ مغربی بنگال میں آسنسول۔ درگاپور، اور دیگر صنعتی علاقوں میں کم از کم تیس افراد لو اور تپش سے چل بسے ان میں چھ بچے بھی شامل ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴